40019 ـ لوگوں سے مال چھینے ہوئے مال کی مقدار کا علم نہیں اور نہ ہی واپس کرنے کی استطاعت ہے اسے کیا کرنا چاہیے ؟

سوال

میری زندگی کا ایك دور گناہ اور معصیت میں بسر ہوا ہے، میری مشکل یہ ہے کہ میں جہاں تھا وہاں سے رقم اڑایا کرتا تھا، اللہ تعالی کی جانب سے مجھے ہدایت نصیب ہونے کے بعد مجھے اپنے گناہ کا احساس ہوا، اور میں نے واقعتا لوگوں کی رقم لوٹانی شروع کردی، لیکن مشکل یہ پیش آئی کہ مجھے اس رقم کی مقدار کا علم نہیں، میں نے کوشش کی کہ اس جگہ کا مالك مجھے معاف کردے اور اس کا سبب بھی ذکر نہ ہو لیکن میں ایسا نہ کر سکا، میرے پاس اور رقم نہیں جو میں ادا کر سکوں، تو اگر میں اپنے ذمہ مکمل رقم ادا نہیں کرتا تو کیا اللہ تعالی میری توبہ قبول فرما لے گا ؟

اور اگر میرے لیے کسی چیز کا کرنا ممکن ہے تو وہ کیا ہو سکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ پر واجب ہے کہ اللہ تعالی کے ہاں توبہ واستغفار کریں، اور جتنا بھی مال اڑایا ہے وہ واپس کریں، اس کے بغیر آپ کو توبہ مکمل نہیں ہو سکتی، اگرچہ اس رقم کی مقدار کا علم نہ بھی ہو، تو اس کے لیے ظن غالب ہی کافی ہے اور اس کا اندازہ لگانے میں احتیاط سے کام لیں، مثلا اگر80 اور 100 کے مابین رقم میں تردد ہو تو ایك سو ادا کردیں، تا کہ آپ اپنے رب سے ملیں تو اس خیانت اور ظلم و زیادتی سے پاك ہوں.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کسی پر بھی اپنے کسی بھائی کی عزت وغیرہ میں سے کوئی حق ہو وہ آج ہی اس سے چھٹکارا پالے قبل اس کے اس کے پاس نہ تو دینار ہو گا اور نہ کوئی درہم، اگر اس کے کوئی نیك اعمال ہونگے تو اس سے وہ اس کے ظلم کے مطابق لے لیے جائیں گے، اور اگر نیکیاں نہیں ہونگی تو مظلوم شخص کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے جائیں گے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2449).

جس کی ادائیگی سے آپ اس وقت عاجز ہوں وہ آپ کے ذمہ قرض ہو گا، اس کی ادائیگی کیے بغیر بری الذمہ نہیں ہو سکتے، اور اس وقت آپ پر واجب ہے کہ آپ اسے اپنی وصیت میں ذکر کریں، ہو سکتا ہے اس کی ادائیگی سے قبل آپ کو موت آجائے؛ کیونکہ بخاری اور مسلم شریف کی حدیث ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" کسی بھی مسلمان شخص کو یہ حق نہیں کہ وہ تین راتیں بسر کرے اور اس کے پاس وصیت والی چیز ہو، مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہونی چاہیے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2738) صحیح مسلم حدیث نمبر (1627).

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی کہتے ہیں: جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان سنا ہے اس وقت سے ایك رات بھی نہیں بیتی مگر میری وصیت میرے پاس ہے.

اللہ تعالی سے ہم توفیق اور تعاون کی دعا کرتے ہیں.

واللہ اعلم.